© rasailojaraid.com

بنو ہاشم اور بنو امیہ میں ازدواجی تعلقات

ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی، استاذ شعبہ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

(۲)

خاندان بنو ہاشم اور بنو امیہ چونکہ کافی پھیل گئے تھے بلکہ کہنا چاہیے کہ دونوں بجائے خود قبیلے بن گئے تھے اور دونوں میں متعدد شاخیں ہوگئی تھیں اور وہ بھی کافی پھیل کر خاندان کی حیثیت اختیار کر گئی تھیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بنو ہاشم کے الگ الگ خاندانوں اور خانوادوں سے اموی گھرانوں کے ازدواجی روابط ذکر کیا جائے۔ اس طرح دونوں قریشی خاندانوں کے درمیان معاشرتی تعلقات کو سمجھنے اور ان کا تجزیہ کرنے اور ان سے نتائج نکالنے میں آسانی رہے گی۔ ابتداء میں اموی اور ہاشمی گھرانوں کی تفصیل ضروری معلوم ہوتی ہے خاندان بنو ہاشم میں اس وقت تک کئی گھرانے ابھر کر آچکے تھے۔ ان میں سے سب سے اہم حضرت علیؓ کا گھرانا تھا جو بجائے خود پانچ خانوادوں پر مشتمل تھا۔ ان میں کے دو گھرانے حسنی اور حسینی تھے جو حضرت حسن بن علیؓ اور حضرت حسین بن علیؓ سے بالترتیب چلے تھے ان دونوں کو بقیہ دوسرے علوی گھرانوں پر اس بناء پر فضیلت حاصل تھی کہ اول الذکر دونوں کا نسبی تعلق حضرت فاطمہؓ کے ذریعہ رسول کریمؐ کے خاندان سے تھا بقیہ تین گھرانے جیسا کہ اوپر کہیں کہہ چکا ہوں حضرت علیؓ کے دوسرے تین فرزندوں محمد بن الحنفیہ، عباس بن الکلابیہ اور عمر بن التغلبیہ سے چلے تھے۔ ان کے علاوہ ایک اہم ہاشمی خانوادہ عباسی تھا جو حضرت عباس بن عبد المطلب کی نسل میں تھا ایک اور ہاشمی نسبتاً گمنام گھرانا حارثی تھا جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عبدالمطلب بن ہاشم کے بڑے صاحبزادے حضرت حارث بن عبدالمطلب کی اولاد پر مشتمل تھا اس کے ساتھ دو ہاشمی گھرانے اور تھے جو بالترتیب حضرت عقیل بن ابی طالب اور حضرت جعفر بن ابی طالب کے گھرانے تھے اور اسی لئے ہم ان کو عقیلی اور جعفری خانوادہ کہیں گے یہ دونوں خانوادے جیسا کہ انکے نام سے ظاہر ہے حضرت علیؓ کے خاندان سے بہت قریب سے وابستہ تھے اسی طرح اموی خاندان جو بنو عبدشمس کے وسیع نام سے زیادہ مشہور ہونا چاہیئے، متعدد گھرانوں پر مشتمل تھا ان میں سے امیہ اکبر کا خاندان بہت بڑا معاشرتی سماجی، اور اقتصادی لحاظ سے سب سے اہم تھا جس کی متعدد شاخیں بجائے خود خاندان تھیں۔ امیہ اکبر کی اہم شاخیں تھیں (۱) بنو ابی العاص بن امیہ (جو دراصل حضرت عثمان بن عفانؓ خلیفہ سوم کا خاندان تھا) (۲) بنو حرب بن امیہ (جو حضرت معاویہؓ کا خاندان تھا) اور ان کے بھائیوں عتبہ بن ابی سفیان عنبسہ بن ابی سفیان کا خاندان تھا اس کے علاوہ اور بھی کئی گھرانے اس میں شامل تھے (۳) بنو ابی عمرو بن امیہ (جو عقبہ بن ابی معیط وغیرہ کا خاندان تھا) پھر بنو حبیب بن عبدشمس کا خاندان تھا جس میں بنو سمرہ بن حبیب، بنو ربیعہ بن حبیب اور کریز بن حبیب شامل تھے۔ بنو امیہ کا تیسرا اہم خاندان بنو امیہ اصغر کہلاتا تھا جو نسبتاً چھوٹا تھا پھر عبدشمس کے بیٹوں کے متعدد خاندان تھے جیسے بنو عبد امیہ بن عبدشمس، بنو نوفل بن عبدشمس، بنو ربیعہ بن عبدشمس اور بنو عبدالعزیٰ بن عبدشمس ان میں سے بنو ربیعہ کا خاندان بڑا اہم تھا، اور یہی عتبہ اور شیبہ کا گھرانا تھا۔ بنو عبدالعزیٰ کا گھرانا دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس کا گھرانا تھا۔ انہیں کا عم زاد مشہور مروانی خلفاء کا گھرانا بنو الحکم بن ابی العاص تھا جو سیاسی طاقت، دولت وثروت، اور دنیاوی جاہ وحشمت کے لحاظ سے سب میں ممتاز تھا۔ ان کے علاوہ بنو عاص بن امیہ کا گھرانا تھا ــــ جس میں سعید بن العاص ابو احیحہ کا خانوادہ اپنی گوناگوں صفات کے لئے بڑا بلند درجہ رکھتا تھا، ایک اموی گھرانا بنو ابی العیص بن امیہ کے نام سے مشہور تھا جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور گورنر مکہ حضرت عتاب بن اسید متعلق تھے اگرچہ اوپر مذکورہ چند اموی گھرانے اصطلاحاً کسی امیہ کے نسل سے نہ تھے تاہم ان کی شہرت عام اموی گھرانوں کی حیثیت سے ہے، اسی لئے ان کو بھی اسی میں شمار کر لیا گیا ہے۔ مختصراً بنو عبدشمس سب کے سب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنو امیہ یا اموی سمجھے جاتے ہیں۔[1] خاندان بنی ہاشم و بنی امیہ کی یہ مختصر آزمائش تفصیل ہمارے آئندہ مطالعہ میں معاون ہوگی۔

حالانکہ حضرت علیؓ کے خانوادہ کو بوجوہ معلوم دوسرے ہاشمی گھرانوں پر یک گونہ فضیلت حاصل ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ علوی خانوادوں سے بنو امیہ کے ازدواجی تعلقات کا ذکر پہلے کیا جائے، لیکن تاریخی ترتیب کا تقاضا ہے کہ بنو ہاشم کے حارثی خانوادہ سے امویوں کے رشتہ مصاہرت کا ذکر پہلے ہو ـــــــــــ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد بنی امیہ میں دونوں عم زاد قریشی خاندانوں میں رشتۂ ازدواج کا آغاز بنو حارث بن عبد المطلب ہاشمی سے کچھ ڈرامائی انداز سے شروع ہوا۔ یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اس عہد میں بنو امیہ کی ایک دختر بنو ہاشم میں بیاہی گئی وہ دختر تھیں حضرت امامہ بنت ابی العاص اموی جو حضرت علی کی بیوہ تھیں۔ روایات کا اس پر اصرار ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے بعد حضرت امامہ کی شادی کے سلسلے میں وصیت کی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ ان کی شادی کسی طور حضرت معاویہؓ سے نہ ہونے پائے کیونکہ ان کو خدشہ تھا کہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کے بعد بعض مخصوص اسباب سے حضرت امامہ سے شادی کی کوشش کریں گے۔[2] بہر حال! روایات کے مطابق حضرت

---

[1] بنو ہاشم اور بنو امیہ کے گھرانوں کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو: زبیری ص ۱۹۶ اور جمہرہ ص ۱۰۶ - ۱۳ -

[2] زبیری ص ۸۶ کے بیان ولہجہ سے واضح ہوتا ہے کہ ان کو راویوں کے اس ٹکڑے پر بھروسہ نہیں کہ حضرت علیؓ نے وقت مرگ حضرت امامہ کو کوئی وصیت کی تھی عرب مورخین و مصنفین عموماً اس روایت جس کو وہ کمزور سمجھتے ہیں یا جس سے ان کو اتفاق نہیں ہوتا لفظ زعم (اس کا خیال ہے) اور زعموا (ان کا خیال ہے) سے بیان کرتے ہیں زبیری نے اس ٹکڑے کو اسی انداز سے بیان کیا ہے۔ اس کی تائید بلاذری اول ص ۴۰۰ سے بھی ہوتی ہے جس میں بلاذری میں روایت کا آغاز لفظ یقال (کہا جاتا ہے) سے کیا ہے اور پھر بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے دل میں خوف تھا کہ کہیں، بقیہ ص ۲۳ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیؓ کا خدشہ درست ثابت ہوا اور حضرت معاویہؓ نے اپنے گورنر مدینہ حضرت مروان بن حکم کو حکم بھیجا کہ ان کے لئے حضرت امامہ کو پیغام دیں[1] مروان نے حکم کی تعمیل کی حضرت امامہ نے مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے حسب وصیت حضرت علی مشورہ کیا[2]۔ ابن سعد کی روایت کے مطابق حضرت مغیرہ ہاشمی نے حضرت معاویہؓ کو خاندان کا دشمن و قاتل وغیرہ کہا اور حضرت امامہ کو بُرا بھلا کہا اور پھر خود ان سے اپنی شادی کا پیغام دیا اور نکاح کر لیا[3]۔ دوسری روایات میں ہے کہ حضرت مغیرہ نے حضرت معاویہ کا پیغام ملنے کے بعد حضرت امامہ سے وعدہ لے لیا کہ وہ ان کا فیصلہ قبول کریں گی حضرت امامہ نے ہامی بھر لی تو مغیرہ نے ان سے چار سو دینار مہر پر خود شادی کر لی[4] اس ساری تفصیل سے تاثر یہ ہوتا ہے کہ حضرت امامہ نسباً ہاشمی ہوں گی

بقیہ گذشتہ کا: معاویہؓ امامہ سے شادی نہ کرلیں اس لئے انہوں نے امامہ کو وصیت کی تھی کہ وہ اگر دوسری شادی کرنا چاہیں تو مغیرہ بن حارث ہاشمی سے کرلیں لیکن بعض دوسری روایات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے امامہ کو مغیرہ سے شادی کا مشورہ نہیں دیا تھا بلکہ شادی کس شخص سے کریں اس مسئلہ میں مغیرہ سے مشورہ کرنے کی وصیت کی تھی دراصل ان روایات میں کافی الجھن ہے تاہم ان کی صحت میں شبہ کرنا بھی بڑا مشکل کام ہے البتہ یہ ضرور واضح ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت امامہ کو یہ وصیت ضرور کی تھی کہ وہ حضرت مغیرہؓ سے اہم معاملات میں مشورہ ضرور کرلیں آئندہ حوالہ جات میں اور تشریح ملے گی۔

[1] بلاذری اول ص ۴۰۰ کے مطابق حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت امامہ اپنے چچا عبدالرحمٰن بن مخرمہ بن حارث بن ربیعہ کے ساتھ مدینہ آ گئی تھیں۔

[2] زبیری ص ۸۶ بلاذری اول ص ۴۰۰ وغیرہ، [3] ابن سعد ہشتم ص ۴۰، ۳۹ [4] بلاذری اول ص ۴۰۰، زبیری ص ۸۶۔ بلاذری کا بیان ہے کہ جب مروان بن حکم نے حضرت معاویہ کو سارا حال لکھ بھیجا تو انہوں نے جواب میں لکھا وہ (امامہ) اپنی آپ مختار ہیں۔ بقیہ ص آئندہ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اصلاً و نسباً وہ اموی تھیں۔ جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے غالباً یہ شادی ۴۰ھ کے آغاز ۴۰ھ کے اواخر میں ہوئی ہوگی بلاذری کے مطابق حضرت امامہ اموی حضرت مغیرہ ہاشمی کے ساتھ کم و بیش بیس سال اوپر رہیں[1] گویا کہ اس اموی اور ہاشمی جوڑے کا رشتۂ ازدواج ساتویں صدی عیسوی کی آٹھویں دہائی کے وسط تک قائم رہا سماجی اعتبار سے حضرت امامہ بنت ابی العاص اموی کی شادی کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ وہ اپنے دو ہاشمی شوہروں — حضرت علی اور حضرت مغیرہ بن نوفل — کے ساتھ کم و بیش پچیس سال رہیں جو کہ ایک قرن سے کم نہیں۔

بلاذری کی ایک روایت ہے کہ زیاد بن ابی سفیان اموی (جو زیاد بن امیہ کے نام سے زیادہ معروف ہیں) کی بیٹی جویریہ بنو ہاشم کے حارثی خانوادہ کے ایک فرد عبدالرحمن بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے کسی وقت ہوئی تھی[2]۔ غالباً یہ شادی خلافت معاویہ کا واقعہ ہے

بقیہ صفحہ گذشتہ۔ ان کو ان کی پسند پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت مغیرہؓ اور حضرت امامہؓ کو صفرا میں جگہ (زمین) دی۔ مغیرہ کے اس رشتہ سے ایک صاحبزادے یحییٰ پیدا ہوئے جن کے نام پر ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی مغیرہ اور امامہ نے یہیں وفات پائی اور مدفون ہوئے۔ حضرت مغیرہ کے بارے میں ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے مدائن کے سفر کے زمانے میں کوفہ میں ان کے جانشین (خلیفہ) رہے تھے۔

[1] بلاذری اول ص ۴۰۰ [2] انساب الاشراف ج چہارم ب ص ۷۵، مورخین عام طور سے زیاد بن ابی سفیان کے اس اموی نسب کو استلحاقی مانتے ہیں۔ لیکن بعض شواہد جن کا ذکر میں کبھی پھر کروں گا اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ کے زمانے میں یہ نسب کسی اور نے نہیں خود حضرت علیؓ نے تسلیم کر لیا تھا بہرحال یہ ایک مختلف فیہ معاملہ ہے جس کے دونوں پہلو ہو سکتے ہیں۔ خاکسار نے اپنے صلح جویانہ مزاج کے مطابق اس کے روشن پہلو کو تسلیم کیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سے زیادہ اس بارے میں اور تفصیلات نہیں مل سکیں۔ اسی حارثی خانوادہ کی ایک دختر ام کلثوم بنت محمد بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی جو عبدالرحمن حارثی ہاشمی کی بنت عم تھیں بنو امیہ کے خاندان بنو ابی العاص کے ایک فرد یحییٰ بن حکم بن ابی العاص اموی سے جو اموی خلیفہ مروان بن حکم کے بھائی اور عبدالملک بن مروان اموی کے چچا تھے منسوب ہوئی تھیں جن سے دو بیٹے مروان اور یوسف پیدا ہوئے تھے اور ان کی نسلیں چلی تھیں[1]۔ یحییٰ بن حکم عبدالملک بن مروان کے بزرگ معاصر تھے اور غالباً یہ شادی حضرت معاویہ ہی کے عہد خلافت میں ہوئی ہوگی۔ لیکن قطعی تاریخوں کے مذکور نہ ہونے کی صورت میں کوئی حتمی بات کہنا مشکل ہے۔

حضرت علیؓ کے خانوادہ (ابوطالب اور حضرت علی کی اولاد) کے بارے میں ابن حزم اندلسی کا یہ بیان حقیقت پر مبنی ہے کہ ان کے بیشتر افراد کی شادیاں ان کے چچازاد بھائیوں یعنی بنو جعفر بن ابی طالب اور بنو عقیل بن ابی طالب سے ہوئیں خاص کر ان کی دختروں کی شادیاں مگر موخرالذکر میں سے کچھ بنو امیہ مروانی خاندان میں بھی منسوب ہوئیں[2]۔ ابن سعد کے بقول حضرت علیؓ کی اپنی صاحبزادیوں کی تعداد انیس[19] تھی جو مختلف بطنوں سے تھیں[3]۔ زبیری نے حضرت علیؓ کی جن سولہ[16] دختران گرامی کے نام گنائے ہیں۔ ان میں سے صرف بارہ کی شادی کا ذکر کیا ہے آٹھ دختران علیؓ کی کوئی نہ کوئی شادی حضرت عقیل ہاشمی کے خاندان میں ہوئی تھی جبکہ دو صاحبزادیاں حضرت حارث بن عبدالمطلب ہاشمی کے خاندان میں بیاہی گئی تھیں[4]۔ لیکن ہمارے موضوع کے اعتبار

---

[1] زبیری ص ۱۷۱، [2] جمہرہ ص ۳۳، [3] ابن سعد سوم ص ۲۰ زبیری ص ۴۱، ۴۴ نے صرف سولہ[16] صاحبزادیوں کا ذکر کیا ہے۔ [4] زبیری ص ۴۲، ۴۴ ابن حزم جمہرہ ص ۳۳ نے صرف دو صاحبزادیوں حضرت زینب بنت علیؓ اور حضرت ام کلثوم بنت علیؓ (جو حضرت فاطمہ بنت رسول کریمؐ کے بطن سے تھیں) کی شادیوں کا ذکر کیا اور باقی صاحبزادیوں کے نام بھی نہیں گنائے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے ان تین شادیوں کی اہمیت ہے جو بنو امیہ ایک خاندان سے ہوئی تھیں۔ حضرت علی علیہ السلام کی ایک صاحبزادی رملہ بنت علی پہلے حضرت عبداللہ بن ابی سفیان بن حارث بن عبد المطلب ہاشمی سے جن کا لقب ابو الہیاج تھا منسوب تھیں ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی لیکن آگے نسل نہیں چل سکی پھر رملہ بنت علی ہاشمی کی دوسری شادی مروانی خانوادہ کے ایک ممتاز فرد معاویہ بن مروان بن حکم بن عاص اموی سے ہوئی[۱] غالباً یہ رشتہ ۵۶ھ ۶۶، ۶۵ء میں حضرت معاویہ کے آغاز خلافت میں ہوا ہوگا۔ اس رشتہ سے بقول ابن حزم ان کے چھ بیٹے پیدا ہوئے[۲]۔ زبیری ان کا ذکر نہیں کرتے اور ابن حزم ان کی ماں کا نام نہیں بتاتے رملہ کے علاوہ حضرت علی کی ایک اور بیٹی خدیجہ اپنے چچا زاد بھائی عبد الرحمن بن عقیل کو بیاہی تھیں جن سے دو بیٹے سعید اور عقیل پیدا ہوئے پھر خدیجہ کی دوسری شادی بنو امیہ کے خاندان بنی حبیب بن عبد شمس کے اہم شخص ابو السنابل عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس سے ہوئی۔ جن سے ابن حزم کے بیان کے مطابق ان کی نسل کافی چلی اور بصرہ میں ان کو ثروت و وجاہت حاصل ہوئی[۳]۔ غالباً یہ رشتہ بھی حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ کے دور خلافت کے ابتدائی برسوں میں ہوا ہوگا۔ اس عہد کی تاریخی سیاسی آویزش کے پس منظر میں یہ حقیقت بہت اہم معلوم ہوتی ہے کہ حضرت علی کی اپنی دو صاحبزادیوں نے اپنے سیاسی حریفوں کے خاندان کے افراد سے شادی کی تھی۔ پہلی بنت علی ـــــ رملہ ـــــ نے پہلے مروانی خلیفہ مروان بن حکم اموی کے بیٹے معاویہ سے جو مشہور مروانی خلیفہ عبد الملک بن مروان کا بھائی تھا شادی کی تھی[۴] اور دوسری صاحبزادی ـــــ خدیجہ ـــــ ابن عبد اللہ بن عامر بن کریز اموی کے بیٹے سے منسوب ہوئی تھیں۔ جو حضرت عثمان اور حضرت معاویہ کے دوران خلافت بصرہ کے گورنر (والی) تھے اور جن کی

---

[۱] زبیری ص ۴۵، [۲] جمہرہ ص ۸۰، [۳] زبیری ص ۴۴، ۴۵، جمہرہ ص ۶۸،

[۴] جمہرہ ص ۸۶ نیز ملاحظہ ہو سدوسی ص ۲۸،

[۵] زبیری ص ۱۶۰، جمہرہ ص ۶۸،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تمام انتظامی، حربی اور اخلاقی صلاحیتوں و اوصاف کے باوجود اب تک ان کو برابر مطعون کیا جاتا رہا ہے[1]۔ ابو السنابل عبدالرحمٰن اموی کے بارے میں یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ان کی بیوی یعنی کریز بن ربیعہ اموی کی بیوی عبدالمطلب بن ہاشم کی دختر نیک اختر ام حکیم ہاشمی تھیں، اس لحاظ سے ابو السنابل کی رگوں میں ہاشمی خون بھی تھا اور وہ رسول کریمؐ اور حضرت علی وغیرہ ہاشمی بزرگوں کے نواسے بھی لگتے تھے[2] لیکن غالباً بنات علی میں سب سے اہم رشتہ حضرت علی کی ایک گمنام صاحبزادی کا تھا طبری کا بیان ہے کہ ایک بنت علی مشہور اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد خلافت ۶۵ھ/۶۸۴ء تا ۸۶ھ/۷۰۵ء کسی وقت ہوا تھا طبری کے بیان سے ایسا ظاہر

---

[1] ملاحظہ فرمایئے۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی، خلافت و ملوکیت دہلی ۱۹۶۹ء ص ۱۰۷ اور وغیرہ، مرحوم کا یہ نقطہ نظر کہ دور عثمانی میں نوجوانوں کو بزرگ صحابہ کے مقابلہ میں عہدے دینا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وہ پالیسی تھی جو حضرات شیخین کی پالیسی سے مختلف تھی اور جو بالآخر خلافت کو ملوکیت میں بدلنے کا پہلا مرحلہ ثابت ہوئی محل نظر ہی نہیں غلط محض ہے۔ نوجوانوں کو مناصب حکومت پر فائز کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پالیسی رہی تھی جو حضرات شیخین کے مبارک ہاتھوں سے ہوتی ہوئی حضرت عثمانؓ تک پہونچی، اور حضرت عثمانؓ نے اس پر عمل کیا۔ تفصیل آئندہ کبھی۔ نیز ملاحظہ ہو سدوسی ص ۳۸،

[2] ملاحظہ ہو ابن سعد پنجم ص ۴۴، مؤرخین عام طور سے اس حقیقت پر بہت زور دیتے ہیں کہ عبداللہ بن عامر حضرت عثمان بن عفانؓ اموی کے ماں جائے تھے، لیکن بعینہٖ یہی رشتہ حضرت عثمان اور عبداللہ بن عامر کا عبدالمطلب بن ہاشم سے لگتا تھا مگر اس کا کوئی حوالہ تک نہیں دیتا ملاحظہ ہو خلافت و ملوکیت ص ۱۰۷، ۱۱۰ جس میں سارا زور اسی پر صرف کیا گیا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے بعض ان کے رشتہ دار تھے جن کو رشتہ دار بتایا جاتا ہے وہ اسی طرح کے رشتہ دار تھے یعنی ننھیالی، مثلاً عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری تھے یعنی بنو عامر بن لؤی کے خاندان سے۔ ان کا حضرت عثمان سے صرف یہ رشتہ تھا کہ وہ ان کے رضاعی بھائی تھے، ملاحظہ ہو زبیری ص ۴۳۳،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

[گ]ا اگرچہ یہ رشتہ کافی دنوں قائم رہا مگر ان کے بطن سے عبدالملک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ابن اثیر
[بظا]ہر اس روایت کو قبول کرنے میں متامل معلوم ہوتے ہیں لیکن اس کی تردید میں کوئی وجہ ذکر
[نہیں] کرتے ہیں۔ جس سے طبری کی روایت کو صحیح نہ سمجھنے کی کوئی وجہ یا جواز نہیں نظر آتا۔ بہر کیف
[ا]یک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت علی کی اپنی اولاد میں یعنی پہلی پیڑھی ہی میں بنات علی
[امو]یہ کے خاندانوں میں منسوب ہوئیں۔ اگر تیسرے رشتہ کو مختلف فیہ مان کر چھوڑ بھی دیں
[تو حق]یقت باقی رہتی ہے کہ کم از کم دو دختران علی نے اپنی مرضی سے حکمراں خاندان اموی کے سر
[برآو]ردہ اشخاص سے رشتہ جوڑا تھا اور یہی کچھ کم نہیں ہے اگر تیسرا رشتہ بھی واقعی مان لیا جائے
[تو اس] کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

حضرت علی کی اپنی نسل میں ان کے پانچ فرزندان گرامی سے ہاشمی خاندان چلا جن کے نام اوپر
مذکور ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ہم اپنی آسانی کے لئے اور تاریخی تقاضوں کے مطابق حضرت
[حس]ن علی کے خاندان (حسنی خانوادہ) کو لیں گے کیونکہ وہ حضرت علیؓ کے فرزند اکبر ہی نہیں۔ ان
[کے جان]شین اول بھی تھے۔ زبیری کے بیان کے مطابق ان کے سات فرزند اور پانچ صاحبزادیاں تھیں
[جو مختل]ف بطون سے تھے۔ ابن حزم نے بارہ صاحبزادوں کے نام گنائے ہیں۔ اور صاحبزادیوں میں
[کسی] کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔ بہر کیف حضرت حسن کی اولادوں میں سے متعدد کی نسل چلی اوران
[میں سے کئ]ی افراد کی شادی بنو امیہ میں ہوئی اگرچہ خود حضرت حسن کی دختروں یا فرزندوں میں سے
[کوئی بھی] اموی خاندان سے منسوب نہ تھا تاہم ان کی اگلی پیڑھی میں کئی افراد نے امویوں سے

[طبر]ی، ششم ص ۲۴،
[الک]امل چہاردہم ص ۵۱۹،
[زب]یری ص ۵۱۔ ۴۶ نے صرف اتنے ہی نام گنائے ہیں تعداد کا ذکر نہیں کیا ہے
[جمہر]ہ ص ۴۳، ۳۳،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رشتۂ ازدواج جوڑا تھا ان میں سے ایک حضرت حسن بن علی کی پوتی اُم القاسم بنت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی حضرت عثمان بن عفان اموی خلیفۂ سوم کے پوتے مروان بن ابان بن عثمان بن عفان سے منسوب ہوئی تھیں[1] جن سے ان کے ایک صاحبزادے محمد بن مروان اموی پیدا ہوئے تھے[2]

حضرت حسن بن علی ہاشمی کی دو اور پوتیوں کے بارے میں ماہرین انساب کا بیان ہے کہ وہ اموی خانوادہ میں بیاہی گئی تھیں ان میں سے ایک حضرت حسن بن علی کے صاحبزادے حسن ہاشمی کی بیٹی زینب تھیں جو ابن سعد زبیری اور ابن حزم کے بقول اموی خلیفہ وقت ولید بن عبدالملک (عہد خلافت ۸۶ھ/۷۰۵ء تا ۹۶ھ/۷۱۵ء) کے نکاح میں رہی تھیں۔ اور کچھ مدت کے بعد ان کی طلاق ہوگئی تھی[3]۔ غالباً جس کے فوراً بعد ابن حزم کے بیان کے مطابق انہیں زینب بنت حسن ہاشمی نے معاویہ بن مروان اموی سے جو ان کے پہلے شوہر کے چچا تھے شادی کر لی تھی معاویہ کے ان سے اور کئی اولادوں کے علاوہ ایک فرزند ولید بن معاویہ پیدا ہوئے تھے۔ جو آخری اموی خلیفہ مروان بن محمد ثانی کے داماد اور اس کے آخری عہد میں دمشق کے والی تھے

---

[1] زبیری ص ۵۳ کتاب المحبر ص ۴۳۹ جمہرہ ص ۳۷، غالباً یہ رشتہ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں ہوا ہوگا۔

[2] جمہرہ ص ۸۷، کتاب المحبر ص ۴۳۹ نے اس کی کسی اولاد کا ذکر نہیں کیا ہے جمہرہ میں ابن حزم کا مزید بیان ہے کہ مروان بن ابان بن عثمان بن عفان اموی کی موت کے بعد ان کی شادی ان کے چچازاد بھائی علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی سے ہوگئی تھی جبکہ زبیری ص ۵۳ کا بیان ہے کہ مروان کی موت کے بعد وہ حسین بن عبداللہ بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہاشمی کے نکاح میں آئی تھیں اور پھر انہیں کے پاس فوت ہوئیں ان سے البتہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ [3] ابن سعد پنجم ۳۱۹، زبیری ص ۵۲، جمہرہ ص ۳۶،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اندازہ ابی فطرس کے المیہ میں دوسرے بنو امیہ کے ساتھ عباسیوں کے ہاتھ قتل ہوئے تھے، اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ زینب ہاشمی کی دو شادیاں بنو امیہ میں ہوئی تھیں[1] حسنی خواتین اور خصوصاً حضرت حسن کی مذکورہ بالا پوتیوں کے علاوہ ان کے ایک پوتے ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن علی ہاشمی نے حضرت عثمان بن عفان کی سگی پوتی رقیہ صغریٰ بنت محمد دیباج الاصغر بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی سے شادی کی تھی غالباً یہ رشتہ بنو امیہ کے آخری دور خلافت میں ہوا ہوگا کیونکہ عہد عباسی کے آغاز اور عہد منصور میں دیباج اموی کو حسنی ہاشمی خالزادہ سے تعلق خاطر رکھنے کی وجہ سے کوڑے اور قید کی سزا بھگتنی پڑی تھی، اور آخر کار محمد بن ابراہیم جو نفس زکیہ کے نام سے مشہور تھے کے خروج کے زمانے میں دیباج کو موت کے گھاٹ بھی اسی رشتہ کی بناء پر اترنا پڑا تھا ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ محمد دیباج اموی اور عبداللہ بن حسن ہاشمی ماں جائے تھے کیونکہ دونوں کی ماں حضرت فاطمہ بنت حسین تھیں جن کا ذکر آگے آئے گا رقیہ[2] صغریٰ اموی ابراہیم بن عبداللہ حسنی کے بعد ایک اور ہاشمی فرد جن کا تعلق عباسی خاندان سے تھا نکاح میں آئی تھیں اور جس کا ذکر آگے آئے گا۔

مؤرخین کا اس پر تقریباً اتفاق ہے کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی کی ایک اور پوتی نفیسہ بنت زید بن حسن کی شادی ان کے والد محترم زید ہاشمی حسنی نے مشہور اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک بن مروان سے اسکے عہد خلافت کے دوران کی تھی[3]۔ زبیری کا بیان ہے کہ ان کی جلد ہی طلاق ہو گئی تھی جبکہ ابن سعد کا یقین ہے کہ وہ تاحیات ولید اموی کے نکاح میں رہی تھیں، اور سہاگن فوت ہوئیں[4]۔ ابن عساکر نے اس شادی کی کہانی بڑے دلچسپ انداز میں سنائی ہے

۱؎ جمہرہ، ص، ۱۰۰، ۸۰ ۲؎ بلاذری پنجم ص ۱۱۱، طبری اردو ترجمہ کراچی ۱۹۶۷ء ہفتم ص، ۱۷۰ او ۱۷۳ او ۹، ۱۷۸، جمہرہ ص، ۷۶، ۳؎ زبیری ص ۴۳،

۴؎ ابن سعد پنجم ص ۳۰۸ کا یہ بھی بیان ہے کہ ان کی ماں کا نام لبابہ بنت عبداللہ بن عباس ہاشمی تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس سے اس زمانے کی معاشرتی زندگی کے علاوہ بنو امیہ اور بنو ہاشم کے سماجی اور سیاسی روابط نیز خود بنو ہاشم کے اپنے اندرونی خلفشار اور اختلافات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ ابن عساکر کی کہانی کا خلاصہ یہ ہے کہ ولید بن عبدالملک کے دور خلافت میں زید بن حسن بن علی کا اپنے چچازاد بھائی ابو ہاشم عبداللہ بن محمد بن الحنفیہ سے حضرت علی کے ایک صدقہ (وقف آراضی) کی تولیت کے بارے میں جھگڑا ہوا جب نزاع نے طول کھینچا تو زید بن حسن ہاشمی یہ قضیہ لے کر دمشق کو خلیفۂ وقت کے پاس پہونچ گئے۔ مگر قضیہ سنانے کے بجائے ابو ہاشم عبداللہ کے خلاف ولید کو بدگمان کرنے کی غرض سے یہ کہا کہ وہ عراق کے شیعوں سے ساز باز کر کے خلافت چھیننا چاہتے ہیں۔ زید نے مزید رشتہ مستحکم کرنے کی خاطر اپنی بیٹی کی شادی ولید سے کردی۔ ولید نے ابو ہاشم کو دمشق بلا کر قید کر دیا مگر بعد میں حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی کی سفارش پر چھوڑ دیا۔ بہرحال نفیسہ ولید کے نکاح میں رہیں[1]۔ اگرچہ ان سے نسل چلنے کا ثبوت نہیں ملتا ہے۔

زبیری نے حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی کی ایک پڑپوتی فاطمہ بنت محمد بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی شادی کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ وہ عبدالملک بن مروان خلیفۂ اموی کے ایک نسبتاً غیر معروف بیٹے ابو بکر سے ہوئی تھی[2]۔ ابن حزم اندلسی کا بیان ہے کہ حضرت حسن کی دو اور پوتیاں خدیجہ بنت حسین بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی اور حمّادہ بنت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی یکے بعد دیگرے اسماعیل بن عبدالملک بن حارث بن حکم بن ابی العاص بن امیہ اموی سے منسوب ہوئی تھیں[3]۔ جمہرہ کے بیان کے مطابق حمّادہ نے خدیجہ کے بعد اسماعیل سے شادی کی تھی لیکن یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ خدیجہ نے طلاق لے لی تھی یا وفات پاگئی تھیں اغلب یہ ہے کہ وفات پاگئی ہونگی۔ خدیجہ کے بطن سے اسماعیل اموی کے چار فرزند۔ محمد الاکبر،

---

[1] ابن عساکر، التاریخ الکبیر تہذیب ابن عساکر مرتبہ شیخ عبدالقادر آفندی بدران، شام ۱۳۲۹ھ، پنجم، ۶۱-۶۴ [2] زبیری ص، ۵۳، [3] جمہرہ ص ۱۰۰۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حسین اسحاق اور مسلمہ پیدا ہوئے تھے اور حمادہ سے تین بیٹے محمد الاصغر ولید اور یزید[1]، زبیری کا ایک اور بیان ہے کہ حضرت حسن کی ایک اور پڑپوتی ام کلثوم بنت حسین بن حسن ثانی بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی حسنی ان ہی اسماعیل بن عبدالملک بن حارث بن حکم بن ابی العاص اموی سے منسوب تھیں۔ جن سے بیٹے مسلمہ، اسحاق، مروان، حسین، اور محمد پانچ بیٹے پیدا ہوئے، لیکن غالباً ام کلثومؒ کا اصل نام خدیجہ تھا کیونکہ ان کے بیٹوں کے نام یکساں ہیں۔ البتہ زبیری پانچویں بیٹے مروان کا اضافہ کرتے ہیں[2]۔ اس طرح تاریخ کے آئینہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ خاندان حسنی نے بنو امیہ کے مختلف خانوادوں سے ازدواجی روابط قائم کئے تھے۔ اور یہ روابط ایک طرفہ نہیں تھا دو طرفہ تھے۔ یعنی حسنی دختران گرامی اموی فرزندوں سے منسوب تھیں اور اموی صاحبزادیاں حسنی سادات کے ازدواج میں تھیں اگرچہ دونوں کے فیصد تناسب و توازن میں کافی فرق تھا۔

حسنی خانوادہ کی مانند حسینی خانوادہ نے بھی امویوں سے ازدواجی رشتے استوار کئے تھے۔ حضرت حسین شہید کی ایک شادی کا ذکر آچکا ہے جو اگرچہ نسبی لحاظ سے ثقفی خاندان میں ہوئی تھی تاہم ننہیالی رشتہ سے حضرت حسین معاویہ اموی کے بھانجے اور یزید اموی کے برادر نسبتی تھے[3]۔ بعد میں حضرت حسین ہاشمی کے متعدد اخلاف و اولادوں کے رشتے بنی امیہ میں ہوئے تھے۔ زبیری نے حضرت شہید کے چار فرزندوں اور دو صاحبزادیوں کا ذکر کیا ہے جو مختلف بطون سے تھے[4]۔ ابن حزم اندلسی کا بیان ہے کہ حضرت حسین کے کئی بیٹے تھے جن میں سے کچھ ان کے ساتھ میدان کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ اور باقی ان کی حیات ہی میں فوت ہو گئے۔ وہ زین العابدین علی بن حسین کے ماسوا جن سے حضرت حسینؓ کی نسل چلی بقیہ فرزندوں کے نام تک نہیں گناتے[5]۔ بہر کیف یہ حقیقت ہے کہ ان صاحبزادوں میں سے کسی کی کوئی بھی شادی بنو امیہ میں نہیں ہوئی البتہ دختران حسین شہید میں سے سب کی کوئی

---

[1] زبیری ص ۱۰۱، غالباً ابن حزم اور زبیری کا بیان یکساں ہے ملاحظہ ہو جمہرہ ص ۱۰۰۔

[2] ایضاً [3] ملاحظہ فرمائیے مضمون ہذا کا آخری حصہ برہان مئی ۸۶ء [5] جمہرہ ص ۴۶۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ کوئی شادی اموی خاندان کی کسی نہ کسی شاخ میں ضرور ہوئی، اسے حسن اتفاق کہئے یا ایک دلچسپ تاریخی حقیقت کہ حسینی خانوادہ کی پہلی پیڑھی کے بعض افراد نے امویوں سے رشتۂ ازدواج قائم کرلیا تھا جبکہ حسنی خانوادہ کے بنو امیہ سے تعلقاتِ ازدواج دوسری پیڑھی سے قائم ہونا شروع ہوئے تھے۔ اسلامی تاریخ کے سیاسی پس منظر میں خود حضرت حسین کی دختروں کا اس طرح اپنے والد محترم کے سیاسی حریفوں کے خاندان کے افراد سے ایسے نازک سماجی رشتے قائم کرنا بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عثمانؓ شہید کے بعد کی آویزش اور کربلا کا المیۂ عظیم دونوں خاندانوں کی قبائلی رقابت یا جماعتی عصبیت کا المناک نتیجہ نہیں تھا بلکہ یہ افراد کا سیاسی اختلاف تھا جو ان کے اپنے زمانے کے بعض ناخوشگوار تاریخی واقعات کا زائیدہ تھا۔ مؤرخین و ماہرین انساب کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت حسین کی بڑی صاحبزادی سکینہ نے جو اپنے زمانے کی شعر و ادب، حسن و جمال، آداب مجلسی و تہذیبی معیار اور علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز شخصیت تھیں یکے بعد دیگرے چھ مردوں سے شادی کی تھی[1]

---

[1] محمد بن حبیب بغدادی کتاب المحبر ص ۴۳۸ کے مطابق ان شادیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ان کے شوہروں کے نام ترتیب وار مذکور ہیں۔

۱۔ عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی۔	وفات پاگئے۔
۲۔ مصعب بن زبیر بن عوام اسدی۔	قتل ہوئے سنہ ۷۲ھ ۶۸۳ء
۳۔ عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکم بن حزام اسدی۔	وفات ہوگئی۔
۴۔ اصبغ بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم اموی،	وفات ہوگئی [illegible]
۵۔ زید بن عمر بن عثمان بن عفان اموی۔	وفات ہوگئی۔
۶۔ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف زہری۔	طلاق ہوگئی۔

لیکن سکینہ کی شادیوں کی یہ ترتیب اور بعض دوسری تفصیلات ابن سعد، زبیری، وغیرہ کے یہاں مختلف ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے وفیات الاعیان دوم قاہرہ ۱۹۴۸ء بقیہ صفحہ آئندہ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زبیری کے بیان سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سکینہ کے پانچ شوہر بالترتیب مصعب بن زبیر اسدی، عبداللہ بن عثمان اسدی، زید بن عمرو عثمانی، ابراہیم بن عبدالرحمٰن زہری اور اصبغ بن عبدالعزیز مروانی اموی تھے لیکن وہ ان کے پہلے شوہر عبداللہ بن حسن حسنی کا ذکر نہیں کرتے[1] بلکہ وہ حضرت حسن کی اولاد میں کسی عبداللہ کا ذکر سرے ہی سے نہیں کرتے ہیں[2]۔ البتہ ابن حزم عبداللہ بن حسن کا ذکر تو کرتے ہیں اور یہ بھی مزید کہتے ہیں کہ وہ اپنے چچا حضرت حسین کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے تھے[3] تاہم ان کی سکینہ سے شادی کا ذکر نہیں کرتے بلکہ وہ حضرت حسین کی بیٹیوں میں سے کسی کا نام نہیں بتاتے[4]۔ بہرحال تاریخی واقعات سے محمد بن حبیب بغدادی کی ترتیب و تفصیل بالکل صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اس کے مطابق حضرت سکینہ کی پہلی شادی عبداللہ بن حسن حسنی سے ہوئی جو ۶۱ھ ۶۸۰ء میں عبداللہ حسنی کی شہادت پر ختم ہو گئی انکے بعد وہ مصعب بن زبیر کے نکاح میں آئیں لیکن وہ بھی زیادہ دنوں قائم نہ رہ سکی کیونکہ تیسرے سال ۷۲ھ ۶۹۱ء میں مصعب قتل ہوئے[5]۔ ان کے بعد مصعب کے بھانجے عبداللہ بن عثمان اسدی سے ان کا رشتہ ہوا جس سے ان کے تین بچے حکیم اور عثمان دو لڑکے اور ربیحہ نامی ایک لڑکی پیدا ہوئی[6]۔ غالباً پہلے دونوں رشتوں سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ پھر ان کی چوتھی شادی اصبغ اموی سے ہوئی جو اموی خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حقیقی بھائی تھے اور اپنے والد عبدالعزیز بن مروان اموی گورنر مصر کے ساتھ مصر میں رہتے تھے۔ ابن سعد، زبیری، اور ابن حزم

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) ص ۲۳۲/۱۳۔ میں ابن خلکان نے سکینہ کے اصل نام کے بارے میں کہا ہے کہ اس پر مورخین کا اختلاف ہے چنانچہ ان کے تین نام آمنہ، امینہ اور امیمہ بتائے گئے ہیں۔ سکینہ دراصل ان کا لقب تھا جو ان کی ماں رباب بنت امرئ القیس بن عدی نے دیا تھا۔

[1] زبیری ص ۵۹، [2] ایضاً ص ۵۲، ۴۶، [3] جمہرہ ص ۳۴۔ عبداللہ بن حسن کی نسل کسی بھی بیوی سے نہیں چلی۔ [4] ایضاً ص ۴۱، ۴۶، وہ صرف ان کے صاحبزادے زین العابدین اور ان کی نسل کے مردوں کا خاص طور پر ذکر کرتے ہیں [5] زبیری ص ۵۹۔ [6] ایضاً۔ ص ۵۹۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا اتفاق ہے کہ نکاح تو ہو گیا تھا مگر جب تک سکینہ ان کے ساتھ رہنے کے لئے مصر پہونچیں ان کا انتقال ہو چکا تھا[1] جبکہ ابن عساکر کا بیان ہے کہ اصبغ کے یہاں سکینہ ہاشمی حسینی کافی دنوں رہی تھیں۔ اور ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی تھی یہاں تک کہ اصبغ اموی کا ۸۵ھ ۷۰۴ء میں اپنے والد عبدالعزیز بن مروان اموی سے صرف بیس دن پہلے انتقال ہو گیا تھا[2]۔ ابن عساکر کی روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اصبغ اموی کے انتقال کے کچھ دنوں بعد سکینہ حسینی کی پانچویں شادی حضرت عثمان بن عفان کے پوتے زید بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی سے ہوئی تھی[3]۔ اغانی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ حسینی کافی مدت تک زید بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی کے گھر میں رہیں کیونکہ ابوالفرج اصبہانی کا بیان ہے کہ کسی بات پر زید سکینہ سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے اور غالباً وہ ان کو منا کر لے آئی تھیں[4]۔ اصبغ اموی سے ان کی شادی کے معاملہ میں جس طرح کی الجھن نظر آتی ہے اسی طرح زید بن عمرو اموی سے ان کے رشتۂ ازدواج پر روایات مختلف ہیں۔ بلاذری کا بیان ہے کہ زید نے سکینہ سے شادی تو کر لی تھی مگر خلیفۂ وقت سلیمان بن عبدالملک کے حکم سے ان کو جلد ہی طلاق دیدی تھی کیونکہ خلیفہ کا خیال تھا کہ سکینہ سے شادی بدشگونی ہے اور ان کے شوہر جلد مر جاتے ہیں[5]۔ دوسری طرف زبیری کا بیان ہے کہ سکینہ تاحیات شوہر زید بن عمرو بن عثمان کے گھر میں رہی تھیں اور ان کی وفات کے بعد ان کی وارث ہوئی تھیں[6]۔ اور یہی روایت

---

[1] زبیری ص ۵۹، ابن سعد ہشتم ص ۴۷۵، جمہرہ ص ۹۶، [2] ابن عساکر سوم ص ۸۳، کے مطابق اصبغ اموی کی سکینہ حسینی سے نسل چلی تھی۔ نیز اعلام اوّل ص ۳۳۶۔

[3] کتاب المحبر ص ۴۳۸، زبیری ص ۵۹، ابن سعد ہشتم ص ۴۷۵۔

[4] ابوالفرج اصبہانی، کتاب الاغانی، بیروت ۱۹۵۵ء، سوم ص ۲۴۲۔

[5] بلاذری پنجم ص ۱۱۷، المعارف ص ۲۰۱، ۲۱۳۔

[6] زبیری ص ۵۹، اور ۱۲۰،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادہ صحیح ہے کیونکہ محمد بن حبیب بغدادی بھی اسی کی تائید کرتے ہیں[1]۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سکینہ زید اموی کے ساتھ اپنے شوہروں میں سب سے زیادہ رہیں کیونکہ روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے چھٹے اور ابتک معلوم آخری شوہر ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف زہری سے ان کا نکاح ہی ہوا تھا اور اس کی تکمیل نہیں ہوئی تھی کہ خلیفۂ وقت ہشام بن عبدالملک نے ۱۰۵ھ / ۷۲۳ء تا ۱۲۵ھ / ۷۴۳ء ان میں جدائی کرادی تھی[2]۔ غالباً اس کے کچھ برسوں بعد سکینہ نے ۱۱۷ھ / ۷۳۵ء میں وفات پائی تھی۔ اور اس طرح اپنے زمانے کی ایک بوقلموں شخصیت دنیا سے اٹھ گئی۔ سکینہ حسینی کی شادیوں اور شوہروں کی ترتیب میں مورخین میں چاہے جتنا اختلاف ہو یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ان کی دو شادیاں یکے بعد دیگرے دو امویوں سے ہوئیں۔ ایک عثمانی خانوادہ سے اور دوسری مروانی خاندان سے جو حکمران خاندان بھی تھا۔ اور اس اعتبار سے ان کی تمام شادیوں کی عام طور سے اور امویوں سے شادیوں کی خاص طور سے ایک اپنی سماجی و معاشرتی اہمیت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے ظاہر ہے کہ اس سے بنو ہاشم اور بنو امیہ کے تعلقات میں اور قربت ہوئی ہوگی۔

حضرت حسین شہید کی دوسری صاحبزادی فاطمہ بنت حسین کی پہلی شادی ان کے چچا زاد بھائی حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی سے بڑے رومانی انداز میں بقول زبیری ہوئی تھی[3]۔ جن سے

---

[1] کتاب المحبر ص ۴۳۸، [2] زبیری ص ۵۹ کتاب المحبر ص ۴۳۸ [3] ابن سعد ہشتم ص ۴۷۵، طبری ... ص ۱۰۷، الکامل پنجم ص ۱۹۵، نیز ملاحظہ ہو ابن ایاس ازدی، تاریخ الموصل مرتبہ علی حبیبہ قاہرہ ... ص ۴۸، جن کا بیان ہے کہ اسی برس فاطمہ بنت علی اور ابو جعفر محمد بن علی بن حسین کی وفات بھی ہوئی تھی اور موخر الذکر کی عمر اس وقت ۶۳ برس کی تھی نیز ملاحظہ ہو اعلام سوم ص ۱۶۱۔

زبیری ص ۵۱، بیان کرتے ہیں کہ جب حسن بن حسن حسنی نے حضرت حسین بن علی کو پیغام دیا تو انہوں نے فرمایا: بھتیجے! مجھے تم سے یہی امید لگی ہوئی تھی۔ میرے ساتھ آؤ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی دونوں بیٹیوں فاطمہ اور سکینہ میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کو کہا (بقیہ ص آئندہ پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چار اولادیں ہوئیں[۱]۔ پھر ان کی دوسری شادی حضرت عثمان بن عفان کے ایک پوتے عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی سے ہوئی تھی، اور ان سے کئی اولادیں ہوئیں جن میں سے کم از کم دو کی نسل بھی چلی[۲]۔ زبیری نے فاطمہ کی عبداللہ عثمانی اموی سے دوسری شادی کا واقعہ اور بھی زیادہ رومانی انداز سے بیان کیا ہے۔ یہ واقعہ مکمل طور سے بیان کرنے کے قابل ہے کیونکہ اس سے ایک محبت کرنے والے شوہر کی لوقت مرگ حسرتوں کا شمار ہی یاد نہیں آتا بلکہ اس زمانے کی سماجی فضا، معاشرتی ماحول اور تمدنی اقدار کا حساب بھی رکھا جاسکتا ہے۔ زبیری کہتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت حسین کے پہلے شوہر حسن بن حسن حسنی کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے فاطمہ سے کہا کہ تم خوبصورت اور پسندیدہ عورت ہو۔ مجھے خدشہ ہے کہ جب میرا جنازہ جا رہا ہوگا تو عبداللہ بن عمرو عثمانی (جو اپنے حسن وجمال

بقیہ ص گزشتہ کا۔ حسن نے فاطمہ کو پسند کر لیا اور حضرت حسین نے ان سے ان کو بیاہ دیا۔ نیز ملاحظہ ہو آغانی جلد ۸، ص ۲۰۴، مقاتل الطالبین ص ۱۸۰۔

[۱] زبیری ص ۱۱۴۔ کے بیان کے مطابق تین بیٹے عبداللہ بن حسن حسن بن حسن اور ابراہیم بن حسن ہوئے۔ جو عبداللہ بن عمرو عثمانی اموی کے تین اولادوں محمد اصغر، قاسم اور رقیہ کے ماں جائے بھائی بہن تھے۔ مگر ابن سعد ہشتم ص ۳۴۷ اور المعارف ص ۱۹۹ کے مطابق حسن بن حسن حسنی کے فاطمہ بنت حسین سے چار اولادیں ہوئی تھیں اور چوتھی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام زینب تھا۔

[۲] زبیری ص ۵۲، ۵۱، ۵۹، اور ۱۱۴ کے مطابق تین اولادیں ہوئیں جن کا ذکر اوپر حوالہ ۱ میں آچکا۔ قاسم بن عبداللہ عثمانی کی اولاد نہیں ہوئی مگر باقی دونوں کی نسل چلی۔ محمد اصغر جو اپنے حسن کے سبب دیباج کے لقب سے مشہور تھے۔ حسنی خاندان کے ایک فرد کے خسر بنے تھے۔ رقیہ عثمانی کی شادی ہشام بن عبدالملک خلیفہ اموی سے ہوئی تھی، مگر ایک دختر کی ولادت کے دوران رقیہ کی وفات ہوگئی، ملاحظہ ہو زبیری ص ۱۱۵، ابن سعد ہشتم ۳۴۷، جمہرہ ۷۵، ۷۶،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے سبب المطرف کہے جاتے تھے، اپنے بہترین لباس میں ملبوس اور اپنے حسن کی جلوہ سامانیوں کے ساتھ گھوڑے پر سوار لوگوں کے انبوہ کے بیچ چل رہے ہوں گے وہ تمہارے سامنے پڑیں گے تو تم چاہے جس کسی سے شادی کرنا مگر ان سے نہ کرنا مجھے اپنے بعد دنیا میں تمہارے سوا اور کسی کی کوئی فکر نہیں۔ فاطمہ نے اپنے قریب مرگ شوہر کو حلفیہ اطمینان دلایا کہ وہ عبداللہ بن عمرو عثمانی سے ہرگز ہرگز شادی نہیں کریں گی۔[۱] بعد وفات جب حسن حسنی کا جنازہ اٹھا تو عبداللہ بن عمرو عثمانی اسی حال دل ربا میں ملے۔ جس کا ذکر حسن مرحوم نے اپنے بستر مرگ پر کیا تھا۔ ان کی نگاہ فاطمہ کے ننگے سر اور کھلے چہرہ پر پڑی جو ماتم کر کے چہرہ پیٹ رہی تھیں۔ تو انہوں نے فاطمہ سے کہلا بھیجا مجھے تمہارے چہرہ پر رحم آرہا ہے تم بھی اس پر رحم کرو، فاطمہ نے ہاتھ چھوڑ دیئے اور چہرہ ڈھانک لیا۔ عدت گذر جانے پر عبداللہ المطرف عثمانی نے فاطمہ کو پیغام دیا تو انہوں نے اپنی مرحوم شوہر سے کی گئی قسم کا ذکر کر کے عذر کیا۔ عبداللہ عثمانی نے حلف کا کفارہ ادا کر دیا اور فاطمہ نے ان سے شادی کر لی۔[۲] یہ رشتہ ازدواج ۹۰ھ (۷۰۸ء) میں ہوا تھا کیونکہ اس سنہ میں حسن حسنی نے وفات پائی تھی۔[۳] مورخین کا بیان ہے کہ عبداللہ عثمانی سے شادی کے مسئلہ پر فاطمہ حسینی کے بھائیوں اور عم زادوں نے زبردست مخالفت کی تھی مگر انہوں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنے بیٹے عبداللہ بن حسن حسنی سے جو بالغ ہو چکے تھے ولی کے فرائض اور شادی کے لوازم ادا کروائے تھے۔[۴] قرائن یہی کہتے ہیں کہ اس وقت تک فاطمہ بنت حسین حسینی کی عمر کافی ہو چکی ہوگی اور وہ غالباً

---

[۱] زبیری ص ۵۲، ۵۱۔ [۲] اعلام دوم ص ۷۰۱۔ یہ ولید بن عبدالملک مروانی اموی کے عہد خلافت کا واقعہ ہے۔ [۳] ابن سعد ہشتم ص ۳۴۷، بلاذری پنجم ص ۱۰۹، ابن ایاس ازدی ص ۱۸۰، نیز ملاحظہ ہو ابوالحسن علی المسعودی کی کتاب التنبیہ والاشراف، مرتبہ عبداللہ اسماعیل صاوی قاہرہ ۱۹۳۸ء ص ۲۵۵۔ [۴] زبیری ص ۵۲ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن حسن کہا کرتے تھے۔ مجھے عبداللہ بن عمرو سے زیادہ کسی سے بغض نہیں مگر ان کے بیٹے محمد سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چالیس سے اوپر ہی ہوگی[1]۔ یہ رشتہ بہرکیف اموی خلیفہ یزید بن عبد الملک (عہد خلافت سنہ ۱۰۱ھ/ ۷۲۰ء تا سنہ ۱۰۵ھ/ ۷۲۴ء) کے عہد تک غالباً قائم رہا تھا کیونکہ ابن سعد کی ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یزید بن عبدالملک کے زمانہ میں پھر بیوہ ہوگئی تھیں اور مدینہ کے گورنر عبدالرحمن بن ضحاک فہری نے ان کو شادی کا پیغام دیا تھا۔ جسے انہوں نے ٹھکرا دیا تھا عبدالرحمن نے اس سلسلہ میں زور زبردستی سے کام لینا چاہا تو خلیفۂ وقت نے نہ صرف مداخلت کی بلکہ اپنے گورنر کو اپنی ایک حسینی عزیزہ کی خاطر بڑی عبرتناک سزا دی تھی[2] جو ہماری کسی اور گفتگو کا موضوع ہوگا۔

---

[1] زبیری کا بیان ہے کہ فاطمہ کی شادی ان کے والد محترم حضرت حسین نے کی تھی تو اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ انہوں نے یہ عقد اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام (سنہ ۶۱ھ/ سنہ ۶۸۰ء) میں کیا تھا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ حضرت حسن کے ساتھ لگ بھگ تیس[30] برس رہی تھیں۔ اور پہلی شادی کے وقت ان کی عمر بعض دس[10] سال بھی مان لی جائے تو وہ چالیس[40] سال کی رہی ہوں گی اپنی دوسری شادی کے وقت۔ پھر یہ امر کہ ان کے بیٹے عبداللہ بن حسن ان کے والی بنے تھے اس کا مزید ثبوت ہے کہ وہ کافی عمر دراز ہو چکی تھیں۔ [2] ابن سعد ہشتم ص ۳۴۷۔

© rasailojaraid.com